سوال

قطعی الثبوت احادیث کون سی ہیں؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

عی الثبوت احادیث جن کا مطلب یہ ہے کہ ایسی احادیث جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قطعی طور پر ثابت ہو، اس کی چار قسمیں ہیں :

تواتر احادیث ، یہ وہ احادیث ہیں جن کی سند کے تمام طبقات میں اتنی بڑی راویوں کی تعداد ہو جن کا عمداً یا اتفاقاً جھوٹ پر متحد ہو جانا ناممکن ہو۔

یث متواتر کی تعریف کے حوالے سے مزید تفصیلات اور اقسام جاننے کے لیے آپ سوال نمبر : (34651) کا جواب ملاحظہ کریں۔

جیسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور امت نے انہیں متفقہ طور پر قبول کیا ہے ، تو اس آخری بات سے وہ معمولی روایات قطعی ہونے سے خارج ہو جائیں گی جن کے بارے میں بعض علمائے کرام نے نکتہ چینی کی ہے ، لہذا ان روایات کے علاوہ جتنی بھی صحیح بخاری و مسلم کی روایات ہیں سب کی سہ

29-28

و امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "تقریب" میں اس بات کا تعاقب کرتے ہوئے کہا :

ہے۔

اس موقف کی اکثر محققین نے مخالفت کی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ ظن کا فائدہ دیتی ہیں جب تک تواتر کی حد تک نہ پہنچے۔ " ختم شد

"تدریب الراوی" (1/141)

ں طرف متعدد محقق علمائے کرام اسی موقف کے قائل ہیں جو ابن صلاح کا ہے ، چنانچہ انہوں نے امام نووی کی مخالفت کی ہے ، جیسے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں۔

لام ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں : امام نووی نے مسلم کی شرح میں اکثر کی جانب سے جو موقف پیش کیا ہے ، تو وہ محققین کا موقف نہیں ہے؛ کیونکہ ابن صلاح کے موقف پر بہت سے محققین ہیں۔

ہیں : ایسی خبر جو محفف بالقرائن ہو تو وہ علم کا فائدہ دیتی ہے ، لیکن کچھ لوگوں نے اس بات کی تردید کی ہے۔ پھر مزید کہتے ہیں : خبر محفف بالقرائن کی کئی اقسام ہیں ، ایک قسم وہ ہے جسے بخاری اور مسلم اپنی صحیح میں روایت کریں اور وہ تواتر کی حد تک نہ پہنچے؛ کیونکہ یہ روایت محفف بالقرائن ہے۔ ان قرائن میں۔

ن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں : میرا رجحان ابن صلاح کے ساتھ ہے کہ ان کی بات درست ہے۔

میں سیوطی کہتا ہوں کہ : میں بھی اسی موقف کا قائل ہوں اور اس کے علاوہ میرا کوئی موقف نہیں ہے۔ " ختم شد

"تدریب الراوي" (1/142-145)

عی الثبوت روایت کی تیسری قسم : وہ ہے جس کو بخاری و مسلم نے روایت تو نہیں کیا لیکن ساری امت نے اسے قبول کیا ہے؛ کیونکہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ امت کا کسی بات پر اجماع کر لینا غلطی سے خالی ہوتا ہے۔

تھی قسم : اسی مشہور روایت جو متعدد ایسی سندوں سے منقول ہو کہ جن پر کوئی منفی تبصرہ نہ ہو۔

بر (1/378)

ض علمائے کرام نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایسی حدیث جس کو بیان کرنے والے تمام راوی بڑے بڑے حفاظ اور امام ہوں ، جیسے کہ کسی روایت کو امام احمد ، امام شافعی سے اور شافعی امام مالک سے روایت کریں۔

و یہ روایت علم کا فائدہ بھی دے گی اور اور قطعی الثبوت بھی ہوگی۔ تو یہ حدیث اپنے جلیل القدر راویوں کی وجہ سے علم کا فائدہ بھی دے گی اور قطعی الثبوت بھی ہوگی ، بشرطیکہ ایسی روایت کی ایک سے زائد سندیں ہوں۔

ی" (1/144)

تو یہ ساری کی ساری احادیث قطعی الثبوت ہیں۔

ہوا کہ : خبر متواتر ، ایسی خبر واحد جو کہ محفف بالقرائن ہو اور اس سے علم قطعی حاصل ہو۔ بالکل اسی طرح کہ جس روایت کو امت نے قبول کیا ہو چاہے وہ صحیح بخاری و مسلم میں ہو یا صرف کسی ایک میں ہو ، یا دونوں کے علاوہ کسی اور کتاب میں ہو تو وہ قطعی الثبوت ہے۔

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

"مجموع الفتاوی" (18/48)

تفصیلات کے مطابق جب بھی کوئی حدیث ان اقسام میں سے کسی ایک قسم میں سے ہو تو اسے بغیر سند کے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ، لیکن افضل یہ ہے کہ ساتھ میں یہ ذکر کر دیا جائے کہ اس روایت کو کس محدث نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے جیسے کہ بخاری ، مسلم ، اور امام احمد وغیرہ ۔ ۔ ۔ اسی طرح ساتھ

م :

مسیح دجال کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ جب لفظ مسیح اکیلا بولا جاتا ہے تو اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوتے ہیں ، لیکن جب آخر میں قید بھی لگا دی جائے کہ مسیح دجال تو پھر اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے مراد کوئی اور شخص ہے۔

یے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

ِداحادیث میں ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کو مسیح دجال کہا ہے، چنانچہ جب یہ لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا ثابت ہے تو پھر کسی کے لیے یہ کہنا اچھا نہیں ہے کہ اسے یہ لفظ مشکوک لگتا ہے، یا اس لفظ کے استعمال میں تردد کرے۔

واللہ اعلم